باب۔ 10

موجود اعتباری

Created Presence

- **تمہید:**

گذشتہ پانچ ابواب میں اس کائنات کی ابتدا سے پہلے کون تھا اور کیا تھا کا تذکرہ ہوا۔ یعنی اللہ، اُس کی ذات، اُس کی صفات، اُس کے اسماء، اور اُس کا علم۔ اس بارے میں ہم اللہ تعالیٰ کی ذات، جسے موجود حقیقی، موجود بالذات، مابہ الموجود، واجب الوجود اور منبع الوجود بھی کہتے ہیں سے روشناس ہوئے۔ ہم کو یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ذات بالذات، مکمل علم رکھتی ہے۔ وہ بہت سی صفات کی حامل بھی ہے۔ اوران صفات کی مطابقت سے اس کے اسماء الحسنیٰ بھی ہیں۔

إِنَّ اللَّـهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سے ہم یہ بھی جان گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل "قدرت" رکھتا ہے۔ چناں چہ کائنات اور اس کی تمام اشیا سے متعلق اُس منبع الوجود کا ارشاد ہوتا ہے، إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ،یعنی اُس کا امر (تخلیق) یہ ہے کہ جب وہ کسی کو (پیدا کرنا) چاہتا ہے تو اسے فرماتا ہے، "ہو جا" تو وہ فوراً (موجود یا ظاہر) ہو جاتی ہے، (یٰس:82)۔ اس کُن فَيَكُونُ سے متعلق قرآن میں کئی اور آیات بھی ملتی ہیں۔ یوں بہ تکرار یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ تمام کائنات، یہ زمین و آسمان، یہ شجر و حجر، اور حیوان و انسان، سب اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہیں۔

- **موجودِ اعتباری:**

وجودِ خارجی کے ضمن میں یہ بات سامنے آئی کہ ایسی ذات جو کسی سے مل کر بنی ہو وجود بالعرض کہلاتی ہے۔ کائنات اور اس کی تمام اشیا خدا کی تخلیق ہیں لہذا یہ سب موجودِ حقیقی نہیں بلکہ موجودِ اعتباری یا Created Presence کہلائیں گی۔ یاد رہے کہ ہر وہ چیز جو حقیقی نہیں بلکہ ظنّی اور فرضی ہے، اعتباری ہے، اسی طرح سے تمام اشیا کا یہ وجود، وجود بالعرض کہلائے گا۔ Produced کہلائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وجود بالذّات ہے۔ بالعرض ہمیشہ بالذّات کا محتاج رہے گا۔ ممکن، حالتِ وجود میں بھی موجود بالعرض ہی رہے گا۔ مرتبہ خارجیہ، کُن کے بعد ہے۔ یہ مرتبہ، تمام مخلوقات، موجوداتِ بالعرض اور حوادث کا ہے۔

Siddiqui Publications

ہر عینِ ثابتہ پر تجلّیِ خاص ہوتی ہے اور وہ ان کے محاورے میں اس کا رب کہلاتی ہے اور عینِ ثابتہ اس کا مظہر و بندہ کہلاتا ہے۔ ایسے ظہور جن سے اللہ تعالیٰ کے ہر امر کے بالذات ہونے کا پتہ چلے، تجلّیات کہلاتی ہیں۔ دوسرے معنوں میں ہر مظہر میں ایک خاص تجلّی ہوتی ہے۔ اگر اس میں کوئی خاص صورت ہوگی تو وہ صورت یا اسم الٰہی، ذاتِ حقہ کا کمالِ ذاتی ہی ہوگا۔ تجلیاتِ الٰہی، ذاتِ الٰہی کی محتاج ہیں، کیوں کہ وہ اس کی صفات ہیں۔ تجلّیِ الٰہی ہمیشہ متجلی، یعنی عین ثابتہ کی استعداد و اقتضا کے مطابق ہوتی ہے۔

تجلّیات کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ تجلّی ذاتی، تجلّی صفاتی، تجلّی فعلی اور تجلّی آثاری۔

صوفیوں کا یہ خیال ہے کہ معلومات الٰہیہ یا اعیانِ ثابتہ پر اسماے الٰہیہ کا پرتو پڑتا ہے یا ان کی تجلّی پڑتی ہے تو موجوداتِ خارجیہ پیدا ہوتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ علم و قدرت کے اجتماع سے ایک تیسری ہی چیز یعنی موجودِ خارجی پیدا ہوتا ہے۔۔ ان کے خیال میں دنیا، علم الٰہی کا ایک تماشہ ہے اور اہل دنیا خیالی پتلے یعنی Illusions ہیں جن میں سے صفات و اسماے الٰہیہ کا ظہور ہو رہا ہے۔ مگر ان میں سے کوئی ذاتِ حق سے جدا اور اس سے باہر نہیں۔ تمام صورتیں موجود بالعرض، حادث و مخلوق ہیں۔

تماشا گاہ ہے عالم، کسی استادِ کامل کا
یہ ہم تم کیا ہیں گویا سینما کی چند تصویریں